سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے } ایڈیٹرز
پادری غلام مسیح صاحب }
میکلوڈ روڈ - لاہور،
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

نور افشاں

جملہ خطوکتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے۔
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء	نمبر ۸

غزل

جناب پادری بی گارڈنر صاحب صبر[*] متھوڈسٹ اسپکوپل چرچ الہ آباد۔

قفس میں بیخبر دیتی ہیں مجکو ہچکیاں میری — احبا یاد کرتے ہیں یقیناً آج واں میری
پرستش ہے عالم میں مجھے گنتی ہو یہاں کی — ضرورت ہو یہاں میری نہ حاجت تھی وہاں کہ میری
گلوں نے روز اول سے اڑائیں شوخیاں میری — ازل سے دیدۂ نرگس نے لیں حیرانیاں میری
کہیگا کس طرح اس گل سے کوئی داستاں میری — کہاں سے لائیگی بلبل دہن میرا زباں میری
یہی گر سوز فرقت ہے کسی گل کا تو گلشن میں — نبیگی پھول جلکر ایک دن یہ ہڈیاں میری
قیامت میں مزا آئیگا جس دن اور محشر — بیاں اُن کا سنیگا غور سے اور داستاں میری
تمنا تھی جو دنیا میں وہی خواہش ہے محشر میں — الٰہی آبرو رہ جائے پیش دوستاں میری
قیامت تک مضامین حسن دل لی لی کے لکھے ہیں — غزل یہ غور سے سنئے ذرا محبوب جاں میری
کسی کے ہجر عارض میں عجب سکتے کا عالم ہے — کہ پہروں آئینہ تکتا ہے شکل ناتواں میری
دعا کرتا ہوں رو رو کر یہی ہر دم کہ محشر میں — الٰہی آبرو رہ جائے وقت امتحاں میری
کوئی تو یاد کرتا ہے کہیں تو یاد ہوتی ہے — یہ کچھ تو کہہ رہی ہیں آج مجھ سے ہچکیاں میری
نہ ہے قسمت لب جاناں کے بوسے ملگئے مجکو — تبسم بنکے ظاہر ہو گئیں بیتابیاں میری
مسافر ملک عدم میں بھی یہاں پر بھی مسافر ہوں — سفر ہی میں کٹی ہے آج تک عمر رواں میری
شراب شوق پیتا ہوں تصور میں وہ قہقہے گل — کے گلرنگ کی جیبیں ہیں کیسے ہیں پیڑیاں میری
بہار آئی ہے گلشن میں قفس ہی کھولدے گلشن میں — خدا کے واسطے منت یہ سن لے باغباں میری

نفس کا تار جاری ہے عدم سے ملک ہستی تک — عدم کی اور ہستی کی سڑک ہیں ہچکیاں میری
کسی سرو رواں کی یاد میں سر مجسم ہوں — سمجھ کر سرو گلشن میں فدا ہیں قمریاں میری
کسی آئینہ رو کے ہجر میں حیرت کا پتلا ہوں — عجب حیرت سے تکتی ہیں مجھے حیرانیاں میری
بہار باغ کا نقشہ کبھی رنگ خزاں بنکر — قضا ہی دست قدرت ہیں جہاں شوخیاں میری
کسی نوخیز نازک کیلئے جب پھول مانگے ہیں — صبا نے نکہت گل سے بھری ہیں جھولیاں میری
ازل سے اسکا عاشق ہوں تقدم سب پہ ہے مجکو — یہ بادل آسماں کیلئے ہیں سب آہ و فغاں میری
جوانی میں مئے وحدت بھری ہے شیشۂ دل میں — اُسی مئے کی یہ موجیں ہیں نہیں ہیں جھریاں میری
یہ ہجر گیسوئے دلبر میں زور ناتوانی ہے — خیال زلف جاناں بنگیا ہے بیڑیاں میری
یہی ہر وقت کھٹکا ہے کہ مرغ جاں نہ اڑ جائے — ضعیف کے قفس کی تیلیاں ہیں ہڈیاں میری
کسی کے ہجر عارض میں یہاں تک ناتوانی ہے — نظر آتی نہیں شیشے میں شکل ناتواں میری
پھنسا ہے مرغ روح اس میں رہائی صبر مشکل ہے
اجل نے جال ڈالا ہے نہیں ہیں جھریاں میری

[*] میر مشاعرہ کا نام ہے۔

کیا وید ازلی ہیں؟

گذشتہ سے پیوستہ

اور یہ سچ ہے کہ ابتدا میں ہی ایشور پرماتما نے سارے انسانوں کو علم عام عطا کیا پس اگر دنیا کے شروع میں ایشور کا اُپدیش (الہام) اور تعلیم و ہدایت نہ ہوتی تو کسی شخص کو بھی علم کا آنو بھو نہ ہوتا پھر (آنو بھو کے بغیر) اس کا اثر یا خیال (سنسکار) بھی نہ ہوتا۔ اور اثر یا خیال کے بغیر یاد کہاں سے رہتا اور یاد کے بغیر کسی کو ذرہ بھی علم

نہیں ہو سکتا" (بھومکا صفحہ ۲) یہاں پنڈت جی بتاتے ہیں کہ انسان کے اندر علم کے آنے کا کیا قاعدہ ہے۔ قاعدہ یہ ہے۔ دنیا کے شروع ہی سے ایشور ہر ایک کو الہام دیتا رہتا ہے اور الہام کیا ہے؟ گیان (علم یا باطن) میں پریرنا (الہام یا تحریک)" (بھومکا صفحہ ۱) اُس سے انسان کے اندر "انو بھو" یعنی ادراک یا احساس پیدا ہوتا ہے۔ انو بھو سے سنسکار یعنی اثر یا خیال ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ سنسکار حافظہ میں برابر جمع ہوتے رہتے ہیں یہی یاد یا سمرتی ہے۔ یعنی سنسکاروں کے مجموعے کا جو حافظہ میں ہوتا ہے۔ اس کا نام علم ہے۔ پس وید سے مراد منتروں کی چار سنتھائیں نہیں جو سنسکرت میں ہیں بلکہ وہ طبعی علم جس کا ہر فرد بشر اپنی طبیعت اور فطرت سے اہل ہوتا ہے اور جس سے بغیر ان چاروں ویدوں کے پڑھنے کے ہر شخص عالم ہوتا ہے اور اسی علم سے ہر ملک و دیار کے کاروبار چلتے ہیں۔ پس اس طرح بھی ویدوں کے غیر فانی ہونے کا ثبوت دلائل سے نہیں ملتا

پھر دوسری جگہ پنڈت جی مہاراج لکھتے ہیں کہ "ایشور نے اپنے علم یعنی وید کے اپدیش (الہام) سے اس (دوسرے) مقصد کو (دوسروں کے لئے علم) پورا کیا۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے جیسے باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ نظر عنایت رکھتا ہے اُسی طرح ایشور نے بھی اپنی عنایت بے غائت سے کل انسانوں کے لئے ویدوں کا الہام دیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیشہ جہالت کا سلسلہ قائم رہتا اور انسان دھرم ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) کے حصول سے محروم رہ کر پرمانند (راحت اعلیٰ) نہ پا سکتا۔ جب ایشور نے اپنی رحمت سے مخلوقات کے سکھ کے لئے کند مول پھل گھاس وغیرہ پیدا کئے ہیں تو بیہودہ تمام سکھوں کے مخزن۔ کل علوم کے چشمے یعنی وید کا کس طرح الہام نہ کرتا" (بھومکا صفحہ ۹) یہاں لفظ وید "بتلانے والا لفظ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کا تصرف ہے اور اصل لفظ کی مترجم کی تشریح ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقرہ "یعنی وید" اصل سنسکرت میں نہیں ہے۔ مترجم کا الحاق ہے۔ اگر صورت حال یہی ہے تو مطلب زیادہ صاف ہے۔ اس سارے اقتباس میں چار ویدوں کی تخصیص نظر نہیں آتی۔ کیونکہ "جس علم" اور "کل علوم کے چشمے" کا یہاں ذکر ہے وہ پرمیشور کی "عنایت بے غائت" کا نتیجہ ہے۔ اور "کل انسانوں کے لئے ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں" ہمیشہ جہالت کا سلسلہ قائم رہتا" "کند مول پھل گھاس وغیرہ" کی طرح عالمگیر اور کثرت سے ہر زمان و مکان میں موجود رہنے والا ہے۔ ہر ایک کی رسائی وہاں تک ہو سکتی ہے۔ پرمیشور نے کسی سے بخل نہیں کیا نہ وہ اس امر میں کسی کا طرف دار ہے۔ اس سے انسان دھرم ارتھ کام اور "موکش" حاصل کرتے رہے کر رہے ہیں اور کرتے رہینگے۔ مگر چار وید جو سنسکرت میں ہیں ایسے نہیں۔ کیونکہ کل انسانوں کو سنسکرت ویدوں سے وہ علم نہ حاصل ہوا ہے نہ ہی آجکل حاصل ہو رہا ہے۔ جس سے وہ سب دھرم ارتھ کام اور موکش حاصل کر چکے۔ اور حاصل کر رہے ہیں۔ اُن کی عدم موجودگی میں "جہالت کا سلسلہ" قائم نہیں۔ یورپ اور امریکہ میں جہاں کے عالم لوگ جو پنڈت دیانند جی کے قول کے مطابق ویدوں کے معنوں کو سمجھتے ہی نہیں اور نہ ہی اُنکی سنسکرت زبان کو سمجھ سکتے ہیں اور وہاں کے اکثر لوگ بھی باوجود ویدوں کو نہ جاننے کے کیسے روشن ضمیر عالم۔ فاضل اور بڑے بڑے فیلسوف اور سائنسدان اور موجد ہیں۔ خود ہندوستان میں کی کثیر آبادی کو دیکھ لو جو چاروں ویدوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ کروڑوں [illegible] ہیں ایسے ہونگے جنہوں نے چاروں ویدوں کا درشن [illegible] کبھی کیا نہ ہوگا۔ اُن سے ہدایت اور تعلیم پانا تو درکنار۔ کیا اُن پر آج "جہالت" کا فتوے لگایا جا سکتا ہے؟ کیا وہ سب کے سب دھرم ارتھ کام اور موکش کے حصول سے محروم ہیں اور پرمانند نہیں بھوگتے۔ کیا چاروں وید کند مول پھل گھاس وغیرہ کی طرح عالمگیر اور کثرت سے ہر زمان و مکان میں موجود ہیں؟ اور کیا ہر ایک کی رسائی وہاں تک ہو سکتی ہے؟ بلاخوف ان کی عدم موجودگی کے ہر قسم کا علم آج دنیا میں موجود اور کثرت سے موجود اور روزمرہ کثرت سے مستعمل ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ فوائد انسان کو پہنچا رہا ہے۔ ایسا کہ اُن چاروں ویدوں کی عدم ضرورت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پس وید گیان جو تمام علوم کا چشمہ ہے وہ علم ہے جو ایشور نے کل انسانوں کو ہمیشہ سے دیا اور دے رہا ہے نہ کہ چار وید جن کا ازلی ہونا تو درکنار ابتدائے آفرینش میں ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ وہ تو آج عنقا صفت کتاب ثابت ہو رہے ہیں۔ جو مردہ زبان سنسکرت کی قبر میں مدفون ہے۔ پس اس منطق سے بھی ویدوں کا غیر فانی ہونا قابل پذیرائی نہیں۔ (باقی باقی)

امر سدھو

ہندو اور آریہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۷) رام سنیہی عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں۔ کیونکہ رام جی کو رادھکا کے بغیر چین ہی نہیں ملسکتا۔ صفحہ ۴۰۲

(۸) نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی کا..... وغیرہ صفحہ ۴۰۳

(۹) جیسی گوسائیوں کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے۔ ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے صفحہ ۴۱۲

(۱۰) جینیوں کی مانند سنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ مذمت کرنے والا۔ اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرا مذہب والا نہ ہوگا" صفحہ ۴۸۴

(۱۱) . . . . . جو اس قسم کے کام بے شرم ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلیٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے۔ یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان میں بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وہی چھوٹا ہے صفحہ ۱۴۲۔

(دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشان

مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء

محمد مصطفےٰ کی عظمت

جناب سید نظیر احمد صاحب نے بربنا تحقیق الاسلام حضرت محمد مصطفےٰ کی عظمت پر جو مسیحی اور مسلم دنیا سے اپیل کی ہے اس کا جواب مسیحیوں کی طرف سے وہی ہے۔ جو تحقیق الاسلام میں دیا گیا ہے۔ مسیحی حضرت محمد کی مسیحی شان و عظمت کا اعتراف کر کے اُن تمام کتب سے بیزاری ظاہر کر چکے ہیں جو آپ کی مسیحی شان کو چھپانے والی ہیں۔ اب نام نہاد مسلم دنیا کو بھی بزور اُن کتابوں سے بیزاری کا اظہار کر دینا چاہئے جو حضرت محمد کی مسیحی شان کو چھپاتی آئی ہیں اور مسیحیت کے بانی کے خلاف اور مسیحیت کے خلاف اور مسیحیوں کی بائبل وغیرہ کے خلاف کفر گوئی پھیلاتی آئی ہیں۔ ہم جناب سید موصوف سے ملتمس ہیں کہ آپ اس موضوع پر یہاں تک تحریر فرماتے رہیں کہ مسیحی اور مسلم دُنیا بیدار ہو جائے۔ اڈیٹر

مسلم مورخین و محققین نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ پیدایش سے تا یوم وفات جس قدر حالات تحریر کئے ہیں اُن سے جناب محمد کے مراتب عالیہ اور اعلیٰ اخلاق کا ثبوت ہوتا ہے۔ لیکن اُنہیں کے ساتھ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے دربار میں صحابیوں کی تعداد زیادہ ایسی تھی جو خود غرضانہ ظاہری طور پر داخل اسلام ہوئے تھے۔ اُن کی نیت کسی طرح بخیر نہ تھی جس کا پورا ثبوت وفات حضور پر ہو کر رہا۔ مولوی نجم الغنی صاحب نے رامپوری اپنی کتاب مذاہب الاسلام میں صحابہ کے طریق عمل سے اور اُن کی حقیقت اسلام کی بابت تحریر فرمایا ہے جسکی تھوڑی عبارت ہم یہاں نقل کرتے ہیں (نبی علیہ السلام کی وفات تک مسلمان ایک ہی طریقے اور عقیدے پر تھے۔ مگر جو لوگ ظاہر میں مسلمان اور باطن میں منافق تھے۔ وہ زمانہ آنحضرت میں بھی مکر و فریب کرتے تھے اور وہ نفاق اُن کا ہر وقت اُن کے اعتراض کرنے اور حرکات و سکنات سے رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا) یہ حال اور یہ کیرکٹر اکثر صحابہ کا تھا جب آفتاب رسالت محمدی معرض غروب میں آیا وہ سب کھل کھیلے خاندان رسالت کو پیشوائی اسلام سے محروم کر دیا اور خود رہبر اسلام بن بیٹھے اور اپنی غرضوں اور مصلحتوں کے موافق اسلام کی جدید تصویریں بنا لیں اپنے افعال کی تائید کے لئے مصنوعی سنتیں اور جھوٹی حدیثیں گھڑ لیں۔ دامن اسلام کی دھجیاں اُڑا دیں۔ اسلام کو پارہ پارہ کر دیا۔ خاندان بنی امیہ نے باوجود ادعاء اسلام رسول کے گھر کو نہایت ظالمانہ اور سفاکانہ طریقہ سے تباہ و برباد کر دیا جس کی یادگار عاشورہ محرم ہے۔ شاہان بنی عباس نے اولاد رسول کو ہمیشہ محبوس آلام و مصائب رکھا اور حقیقی اسلام کی اشاعت ہونے نہ دی۔ تواریخ اسلام پر نظر ڈالنے والے صرف یہی نتیجہ نکالینگے کہ بجز آل رسول کے اور کسی پاس اصل اسلام محمدی باقی نہیں رہا تھا۔ جناب پادری غلام مسیح صاحب نے تحقیق الاسلام جلد سوم کے آخر میں تحریر کیا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعد بد کرداروں کی جماعت چھوڑ گئے جس نے حضرت سے سخت ظالمانہ سلوک کئے تھے۔ آپ کے میراث اور ترکہ پر قبضہ کیا تھا اور آپ کے لواحقین کو محروم کیا تھا۔ قرآن عربی کے متن کو گم کیا تھا۔ لہٰذا وہ ہرگز قرآن و اسلام محمدی کے وفادار نہ تھے بلکہ سخت دشمن تھے پادری صاحب موصوف نے اپنی تصنیف کے سہ جلد میں بڑی جانکاہی اور وسیع النظری سے کام لیکر دکھلایا ہے (۱) کہ اصل اسلام مصدق مسیحیت تھا۔ ناسخ مسیحیت نہ تھا (۲) کہ محمد مصطفےٰ اُسی اصل اسلام پر تھے۔ اور مسیحیت کے رکن اعظم تھے (۳) کہ علماء مسیحی نے محمد پر اعتراضات کرنے میں سخت غلطی کی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اصل اسلام محمد کے گھرانے میں باقی رہا جنہوں نے اس گھرانے سے فیض حاصل کیا وہی اصل اسلام کی تنویر سے منور اور فیضیاب ہیں۔ باقی تمام اہل دنیا نے خواہ صحابہ ہوں یا مہاجر ہوں یا انصار ہوں جب دنیا میں رہ کر علیحدہ ہو گئے اور ایک مصنوعی اسلام بنا کر خلق اللہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اور اُسی مصنوعی اسلام کے کارنامے کروسیڈ وغیرہ ہیں اور اسی اسلام نے مسیحیوں کے خون سے دریا بہا دیئے تھے۔ مگر ان مظالم اور سفاکیوں اور جاہ و دنیا طلبی کا اصل اسلام ذمہ دار نہیں ہے۔ آج بھی سینکڑوں شخص اسی اسلام کی تلقین و اشاعت کے لئے اقطاع عالم میں پھر رہے ہیں۔ اور اسلامی مشنریوں کے جامے پہنے ہوئے خلق خدا کو گمراہ کر رہے ہیں اور کسب زر میں ہمہ تن مشغول ہیں پُرانے علماء مسیحی پچھلے دردناک واقعات سے متاثر ہو کر برافروختہ اور برانگیختہ ہو گئے اور بلا تحقیق اسلام محمدی قرآن پاک پر حملے کر دیئے اور ذات محمدی کو گندہ و بد الفاظ سے یاد کرنے لگے۔ اُن کے قابل اعتراض خیالات کو اقلیدس کے اصول موضوعہ کی طرح استحکام ہو گیا اور اب تمام امت مسیحی محمد و اسلام محمدی سے برگشتہ ہے۔ وہ خیالات دماغوں میں پختہ ہو کر موروثی ہو گئے اور مسیحی چرچوں میں انہیں خیالات کی تعلیم دائر و سائر ہے ہم تو اس نوعیت خیالات کو انصاف کا خون اور دشمنی اور کھلی گمراہی سمجھتے ہیں۔ اِن حالات پر نظر ڈالتے ہوئے ہم تو عالیجناب پادری غلام مسیح صاحب کی تحقیق کو ایک نعمت عظمےٰ سمجھتے ہیں۔ جو نتائج پادری صاحب

ممدوح نے نکالے ہیں اُن تک کسی یورپین۔ ایشیائی امریکن محقق کا طائر خیال بھی نہیں پہنچا تھا۔ مسیحی دنیا کو اپنے مذہبی اصول سے اور اسلامی دنیا کو اخلاق اصول سے پادری صاحب کی قدر و منزلت کرنا چاہئے۔ ہماری تو یہ رائے ہے کہ پادری صاحب موصوف مسیحی دنیا میں وحید عصر ہیں اور تمام امت صلیبی کو موصوف کی تحقیق کو دیکھنا اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر مسیحی صاحبان اب سے محمد کو مسیحیت کا رکن اعظم تسلیم کر لیں تو وہ مخالفتیں جو آج آگ لگائے ہوئے ہیں مٹ جائیں اور خود مسیحیت معاملہ محمدی میں راہ راست پر آ جائیگی۔ اور یہ تسلیم عظمت محمدی مسیحی تبلیغ میں آسانیاں پیدا کر دیگی۔

خدا کرے کہ ۱۹۲۵ء ایسا مبارک سال ہو کہ جس میں عظمت محمدی سچی دفاتر میں لکھ جائے۔ مسیحی پیشوایان انصاف حق کا ثبوت دیں۔ تواریخ عالم ایک نیا رنگ اختیار کرے۔ اور جناب پادری صاحب ممدوح کا اسم گرامی مسیحی اور اسلامی لوحوں پر سنہرے اور جلی قلم سے تحریر ہو کر ہمیشہ کے لئے نمایاں رہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

سید نظیر احمد رضوی وکیل سیتاپور (اودھ)

"مرزائی" "ثنائی" "وہابی" خنازیر

ناظرین کرام سرخی مذکورہ بالا سے پریشان نہ ہوں۔ یہ عنوان ہم نے اہلحدیث، پیغام صلح اور الفضل سے لیا ہے۔ ان ہر سہ اخباروں میں انہیں عنوانوں سے ایک لطیف نوک جھوک شروع ہوئی ہے جس کا نمونہ ہم نمبر ما قبل میں دے چکے ہیں باقی حصہ نمبر ہذا میں نذر ناظرین کرتے ہیں۔

یہاں پر دل آزاری کے مسئلہ پر بحث نہیں ہے۔ دل آزاری اور دلشکنی کے معاملہ کو کسی آنیوالے موقعہ کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔ فی الحال ہم ناظرین کرام کو یہ بات دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ نام نہاد مسلم اخبارات مذکورہ بالا کی خنازیر سے دلچسپی ملاحظہ فرمائیں۔ الفضل مطبوعہ ۱۲ فروری اہلحدیث کو جواب دیتا ہوا لکھتا ہے

ہاں وہابی خنازیر ابھی زندہ ہیں } معزز معاصر اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ "پادری عبدالحق وغیرہ ہندوستان میں گشت لگا رہے ہیں اور مرزا صاحب نے قوم کو بتایا تھا کہ میری شمشیر تحریر سے دشمنان اسلام سب مٹ جائینگے۔ یہ آواز کیسی ہے جو ہم آج سن رہے ہیں"۔ "کیا مرزائی خنازیر ابھی زندہ ہیں"۔ میں عرض کرونگا کہ یہ آپ کے دماغ کی خشکی کا نتیجہ ہے جو آپ اسے زندہ ہستیوں کی آواز گردان رہے ہیں۔ آتھم یقیناً پیشگوئی کے مطابق مرگیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے مسیح موعود کے خدام کے مقابل کوئی پادری کوئی بشپ آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ ابھی پچھلے دنوں سیالکوٹ میں چیلنج دیکر ڈاکٹر صادق کو گھر بلا کر فرار اختیار کیا۔ پادری عبدالحق تو ہمارے نوجوان فاضل مولوی جلال الدین صاحب سے بری طرح ہزیمت اُٹھا چکا ہے۔ اگر ابھی کچھ دم خم باقی ہے اسے ہمارے مقابل پر لاؤ اور وہ جو حیات مسیح بجسدہ العنصری کے قائل ہیں اور مسیح کو چوتھے آسمان پر لایزول لایحول الآن کما کان زندہ مانتے ہیں اور اسے حقیقی مردوں کو زندہ کرنے والا جانتے ہیں۔ اور اس طرح پر نیم عیسائی ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہی شامل ہو کر اپنا حوصلہ نکال لیں۔ خصوصاً اپنے پرانے دوست آشنا یار مسیح ناصری کو گاڑی کھینچنے والے میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بھی فرمیلو اپنے۔ ہمارا مسیح تو خنازیر یا دوسرے عبد الخنزیر کو عرصہ ہوا قتل کر چکا۔ ہاں آپ لوگوں کے مزعوم خنازیر اب تک بدستور موجود ہیں اور بڑھتے جاتے ہیں۔ سو یہ بڑے بڑے محبوب وہابی خنازیر جو ابھی زندہ نظر آ رہے ہیں۔ اُن کے قتل کی تجویز سردار صاحب فرما کر اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہوں۔

نورافشاں۔ ہم نے اہلحدیث اور پیغام صلح اور الفضل کو غور سے پڑھا اور اُن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ ہر سہ اخبارات خنازیر کی تلاش و جستجو میں سخت مصروف ہیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے اس تلاش و جستجو میں اُن کی نہایت اعلیٰ غرض ہے جس سے ایک حد تک مسیحیوں کا بھی تعلق ہے۔ اس وجہ سے ہم بھی ان اصحاب کی مدد کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

اہلحدیث کے جواب میں الفضل بھی کھل کھیلا ہے۔ اس نے سیالکوٹ کے مباحثہ کی فتوحات کے بے سُرے اور بے وقت راگ گانے شروع کئے ہیں شاید نزول محمودی کے سرور میں الاپ سوجھا ہے۔ ورنہ الفضل کا سیالکوٹ کے مباحثہ کی بابت کچھ کہنا ایک تعجب انگیز دلیری ہے جبکہ اصلیت سیالکوٹ کے مباحثہ کی کیفیت سے جو زیر طبع ہے حق شناس پبلک کی جلد آگاہی میں آنیوالی ہے۔ اس لئے ہم اس کی بابت اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے ہیں۔

آپ نے خواب سے بیدار ہو کر ہمدرد سے مرحوم فاتح قادیان بزرگ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی بابت گوہر افشانی کی ہے۔ اُس کی اطلاعات کا زمانہ شاہد ہے۔ آپ کی چیخ و پکار کو کون سنتا ہے۔ اُنہوں نے مرزا صاحب کی مسیحائی کے جو تار و پود بکھیرے ہیں وہ تا قیامت فراہم نہ ہو سکینگے اس پر ہمیں کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں۔ اہلحدیث ہی کہنے کو کافی ہے۔

مگر آپ نے جو پادری عبدالحق صاحب کی بابت فرمایا ہے اس کی بابت اس قدر ضرور عرض کرنا ہے کہ پادری عبدالحق صاحب مسیحیت میں وہی مرتبہ رکھتے ہیں جو آپ کے امیر و امام و خلیفہ کا ہے۔ اُن کے مقابلہ میں آپ کا نوجوان مولوی جلال الدین صاحب کو پیش کر کے بغلیں بجانا ایسا ہی ہے جیسے کہ آپ کے مولوی کے مقابلہ میں عیسائیوں کا کسی دیہاتی کو کھڑا کر دینا۔ حضرت

اگر قادیانیوں کو پادری عبدالحق صاحب کے علمی جوہر دیکھنا منظور ہیں تو ان کے مقابل کم از کم اپنے کسی ایسے بزرگ کو کھڑا کریں جس نے کسی مسلم علم الٰہی کے مدرسہ میں مولویت کی دستار حاصل کی ہو یا اسلامی علم الٰہی میں سند حاصل کی ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ان معانی کا مولوی مرزائی بھائیوں میں عنقا صفت ہے۔ یا اگر مناسب سمجھیں تو اپنے خلافت مآب کو اُن کے مقابلہ میں کھڑا کریں۔ تاکہ باہمی تخالف کا فیصلہ ہو جائے۔ پر آپ جو دینی مسائل کا فیصلہ کرنے والے ہیں انکو تو پادری عبدالحق صاحب کے مقابل لاتے گھبراتے ہیں۔ خلاف اس کے قادیان ساز نوجوانوں کو مولوی کے خطاب دے دیکر ان کے مقابل کھڑا کرنے کے عمل پر ناز کر رہے ہیں۔ کیا آپ کی اسی پر شیخی ہے۔ کیا عیسائی بھی آپ کے بڑے سے بڑے مولوی کے مقابلے کے لئے کسی دیہاتی عیسائی کو کھڑا کر کے اُسے پریشان نہیں کر سکتے؟

پس اگر مرزائی دوستوں کو غیر مرزائی یا غیر احمدی اور مسیحی دنیا پر اپنی کسی معانی کی فضیلت یا مساوات کا زعم ستاتا ہو تو وہ پادری عبدالحق صاحب کے ساتھ اُن کے مرتبہ ولیاقت کے کسی بزرگ کو مقابل میں پیش کر کے مرزائیت واحمدیت کے عقائد خصوصی کا اور مسیحیت کا فیصلہ کرالیں اگر یہ بات بھی نامنظور ہو تو مرزائی یا احمدی شیخوں کی شیخی اُتارنے کے لئے پادری عبدالحق صاحب نہیں بلکہ مسیحی پنچ بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ بفضل خدا پنجاب کے دیہات میں بہتیرے موجود ہیں۔

اس کے سوا اگر آپ نے تنہائی خنازیر کو ہی تلاش کرنا ہو تو ہم آپ کی ذیل کے کلام سے رہنمائی کر دیتے ہیں اسکی روشنی میں تلاش فرمائیں۔ فی الحال اس سے بڑھکر ہم آپ کی مدد نہیں کر سکتے ہیں۔

(۱) حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور جناب مولوی صدر الدین صاحب احمدیت کے ولائتی مبلغ بیشتر ظاہر کر چکے ہیں کہ انگلینڈ میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اندر ہی اندر مسلمان ہیں اُن کے مسلمات اسلام ہی اسلام ہیں۔ وہ اپنے ذاتی مطالعہ سے اس نتیجہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پس اُن کو کافر وخنزیر نہیں کہا جا سکتا۔

(۲) تقدس مآب خلیفہ ثانی قادیانی کا ارشاد آپ خود شائع فرما چکے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی نے انگلینڈ کی سیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ **عیسائی انفدل نہیں ہیں یعنے عیسائی کافر نہیں ہیں** (اس لئے وہ خنازیر نہیں ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح پر ایک الزام کی تردید

جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تقریر برموقع جلسہ سالانہ میں لگایا

الزام کے الفاظ۔ دیکھو اس شخص کی اولاد کو جس کی ساٹھ یا اسّی تصنیفات غیر مذاہب کے مقابلہ میں ہوں۔ جو سلطان القلم ہو۔ کیوں اس رنگ کو چھوڑ بیٹھی ہے۔ اس کی قلمیں کیوں آج غیر مذاہب کے مقابلہ میں نہیں اُٹھتیں۔ اشدعلی الکفار کا تو یہ تقاضا تھا۔ کہ آج کفار کا مقابلہ کیا جاتا۔ سلطان القلم کا بیٹا قلم سے غیر مذاہب کا مقابلہ کرتا۔ لیکن آج ولایت جاکر اخبارات میں چھپتا ہے کہ میاں صاحب نے کہا کہ عیسائی کافر نہیں۔ یہ ولایت کے اخباروں نے انکی طرف منسوب کیا ہے کہ عیسائیوں کے متعلق اُنہوں نے کہا۔ They are not Infidels وہ (عیسائی) کافر نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اُنہوں نے اس کی تردید نہیں کی۔ اگر حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو تم نے گویا عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملادی۔ ان کا مقابلہ کیا کرنا ہے"۔

(تقریر مولوی محمد علی صاحب جلسہ سالانہ۔ پیغام ۶ جنوری)

خلاصہ۔ مذکورہ بالا بیان میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح پر دو اعتراض کئے ہیں۔ اول حضور کا قلم غیر مذاہب کے مقابلہ میں نہیں اُٹھتا۔ خصوصاً انگلستان جاکر تو بالکل ہی نہیں اُٹھا۔ دوسرے یہ کہ آپ نے کہا ہے کہ عیسائی Infidels نہیں ہیں۔

عیسائی انفیڈل نہیں۔ دوسرا اعتراض آپ نے یہ کیا ہے کہ میاں صاحب نے عیسائیوں کو Infidels کہنے سے انکار کیا ہے۔ اس طرح گویا اُن کی ہاں میں ہاں ملادی ہے۔ آپ کا یہ اعتراض پڑھکر مجھے پہلے سے بھی زیادہ تعجب ہوا۔ اول اس لئے کہ کیا Infidels قرآن وحدیث کا لفظ ہے۔ یا کوئی شرعی اصطلاح ہے جو کہ اسلام کے منکرین کے حق میں بطور تمیز کے استعمال ہوئی ہے۔ اور حضرت اقدس نے اس امتیاز کو اب اُٹھا دیا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر غصہ کیسا؟ یہ ایک انگریزی کا لفظ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے معنے احمق کے ہوں۔ پس اگر حضرت عیسائیوں کو احمق کہنے سے انکار کریں تو اس سے کونسا شریعت پر حرف آگیا۔

کچھ تو سوچ کر اعتراض کرتے۔ دوسرے تعجب اس سے ہوا کہ ایک طرف تو آپ برابر دس سال سے یہ غوغا کر رہے ہیں کہ میاں صاحب سوائے ان چند مسلمانوں کے جو اُن کے ساتھ ہیں۔ باقی سب کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ حتّٰی کہ آپ نے عین یہ اعتراض کرتے وقت بھی اس سے متصلاً پہلے

فقرہ میں اس ظلم کا اظہار بہیں الفاظ کیا ہے:

"پھر کہتے ہیں دو فریق ہو گئے۔ کس کے ساتھ ہوں چلو اسی سے فیصلہ کرو۔ اِن دونوں میں رحماء بینہم پر کون عامل ہے۔ کیا یہ معنے ہو گئے۔ رحماء بینہم کے کہ وہ چند آدمی جو ایک فریق کے ساتھ ہیں مسلمان ہیں۔ اور باقی کُل دُنیا کے مُسلمان خارج از اسلام"۔

پس باوجود دم اعتراض تک حضرت کے متعلق یہ خیال رکھنے اور کہنے کے آپ نے کس طرح یہ تسلیم کر لیا کہ وہ شخص جو اس قدر تنگ خیال کا ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی کافر ہی سمجھتا ہے وہ کافروں کو کافر سمجھنے سے انکار کرتا ہے۔ العجب ثم العجب۔

مولوی صاحب! آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے دین سیکھا اور پڑھا۔ پھر آپ پر خدا کا بڑا فضل ہُوا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت اور صحبت نصیب ہوئی۔ اور اس وجہ سے آپ کی دینی عقل و تفہیم کا صیقل بھی ہو گیا لیکن پھر بھی جب بدقسمتی سے آپ نے حق کا انکار کر دیا تو آپ کی عقل و سمجھ اس قدر موٹی ہو گئی کہ آپ جب بھی لکھتے پڑھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی اور مستقل نبی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہاں اس قدر واضح تشریح اور توضیح موجود ہے کہ میرے جیسے ابجد خوانوں کو اس سے انشراح قلب حاصل ہے اور وہ آپ کے بیان کو غلط ثابت کرتی ہے۔ پھر آپ بڑھے (۰۰۰) اس ظلم کا اظہار کرتے ہیں کہ میاں صاحب تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اُن کا کفر و اسلام کے متعلق ایسا واضح اور مبرہن بیان ہے کہ کسی ذی عقل کو جائے اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پس جب دس سال سے حق کے انکار سے . . . . آپ کی دینی Mentality کا یہ حال ہو گیا ہے اور اس قدر آپ کا علم و فہم کند ہو گیا ہے کہ آپ اس شخص کے کلام کو سمجھنے سے قاصر ہیں جس کو آپ ذاتی طور پہ جانتے ہیں اور جس کے ساتھ عمر کا ایک حصہ بھی گذارا ہے تو ان لوگوں کی دینی Mentality اور عقل و سمجھ کا کیا حال ہونا چاہئے جو کہ صدیوں سے حق کے منکر اور حق سے دُور رہے ہیں۔ بس مولانا جو آپ کو لفظ Infidels سے اعتراض پیدا ہُوا ہے۔ اصل میں یہ ان صدیوں کے گمراہوں کی سمجھ کا قصور ہے نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کسی عقیدہ یا بیان کا نقص ہے۔

لفظ ان فی ڈل یورپ میں گالی ہے

مولوی صاحب آپ انگریزی زبان کے تو بے شک پڑھے عالم فاضل ہیں۔ لیکن ملک انگلستان کے حالات سے آپ ناواقف ہیں۔ آپ کو اگر میں انگریزوں کی مذہبی Mentality کے لطیفے سُناؤں تو آپ کے پیٹ میں ہنس ہنس کر بل پڑ جائیں۔ لیکن اس کی اس وقت ضرورت نہیں۔ بات یہی ہے کہ وہ دین کے باریک اور دقیق مسائل کو نہیں سمجھ سکتے۔ بلکہ بڑی بڑی موٹی باتوں کے سمجھنے میں بھی غلطی کر جاتے ہیں اُن کے مصنفین کی غلطیوں سے تو بہرحال آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ ان غلطیوں کی وجہ علاوہ تعصب کے اُن کی کاتی اکھڑ بھی ایک وجہ ہے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ لفظ Infidels انگلینڈ میں عام طور پہ عوام میں ایک گالی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ اس کو Eternally damned کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔ یعنی ابدی جہنمی۔ ابدی ملعون۔ ازلی شقی۔ خدا سے ہمیشہ دُور۔ اور خدا کے رحم سے محروم اور خدا کو کبھی نہ پا سکنے والا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سوال اکثر لوگ ہمارے مشنریوں سے کرتے ہیں (معلوم نہیں دوکنگ والوں سے ہُوا ہے یا نہیں) ان کی غرض پوچھنے سے یہ ہوتی ہے کہ کیا تم بھی عیسائی مشنریوں کی طرح اپنے دین سے منکر کو ابدی جہنمی اور ملعون وغیرہ سمجھتے ہو۔ ظاہر ہے کہ اسلام ایسے منکروں کو ابدی جہنمی اور ملعون قرار نہیں دیتا۔ پس جب حضرت سے یہ سوال ہُوا ہو گا۔ تو حضرت نے حسب عادت سائل سے اُس کی تشریح اور معانی دریافت کئے ہونگے کہ وہ Infidels سے کیا مراد سمجھتا ہے۔ پس جب اس نے مندرجہ بالا تشریح اور معانی بتلائے ہونگے۔ تو حضرت نے فرمایا ہو گا کہ ہم تم کو Infidels نہیں کہتے۔ پس یہ کونسی جائے اعتراض ہے۔

ہم حضرت خلیفہ ثانی کی راست گوئی کی صدق دل سے داد دیتے ہیں۔

(۳) اس سے بھی بڑھکر جب حضرت خلیفہ ثانی نے ایک انگلش مسلم لیڈی کو جو حضرت محمد کو رسول اللہ مانتی اور قرآن عربی کو الہامی کتاب یقین کرتی تھی اور مسلم ہونے کا دم بھرتی تھی صفائی سے کافر کہہ دیا ان سب پر کفر کا فتوٰے صادر کرتا تھا جو غیر احمدی وغیر مرزائی مسلم مشہور ہیں۔ چنانچہ آپ خود لکھتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح حق کہنے میں کیسے دلیر ہیں

مولوی صاحب! آپ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کس قدر حق کی خاطر لومۃ لائم سے بے پرواہ انسان ہیں۔ آپ کے سارے جہان کے مُسلمانوں کو کسانے کے باوجود کہ میاں صاحب تم سب کو کافر سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور نہ کبھی اس کے اظہار سے دریغ کیا ہے لیکن پھر بھی آپ کی مزید تسلی کے لئے ایک انگلستان

کا واقعہ بھی سُنا دیتا ہوں

زاہدہ پرل ایک مشہور پرانی نومسلمہ عورت ہے۔ آپ کے خواجہ صاحب کے چھوٹے فرزند اسی کے ہاں پرورش اور تعلیم پاتے رہے ہیں۔ آپ کے تمام مشنریوں سے اسکو خوب تعلقات ہیں۔ اس نے حضرت اور آپکے ہمراہیوں کو چائے کی دعوت دی۔ اُس نے گھر بلا کر حضرت سے یہ سوال کیا کہ میں اپنے آپ کو مُسلمان کہتی ہوں اور مجھے اس پر بڑا فخر ہے۔ میں خدا اور اس کے درمیان کسی کو دوسرا نہیں سمجھتی محمد رسول اللہ کو خدا کا نبی سمجھتی ہوں۔ قرآن کو الہامی کتاب سمجھتی ہوں۔ گو کبھی پڑھا نہیں۔ لیکن میں نے ابھی تک آپ کے والد صاحب کو نہیں مانا تو کیا آپ مجھے مسلمان سمجھتے ہیں۔ حضرت نے دوٹوک جواب دیا کہ نہیں میں تم کو کافر سمجھتا ہوں۔ گو ممکن ہے کہ خدا کے حضور تم مسلمان ہو۔ اس جواب پر جو اس کے چہرہ کی حالت ہوئی وہ آپ ایک غیر احمدی طالب علم غیاث الدین احمد جو کہ اس وقت وہاں موجود تھا لکھنؤ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کیا اب میں یقین کروں کہ صرف اس ایک واقعہ سے آپ کو تسلی ہو جائیگی اور باقی دو ماہ اقامت انگلستان کے واقعات کو بالفعل نہ دہراؤں۔

تردید کیوں نہ کیگئی - اب رہا آپ کا افسوس کہ اس کی تردید اب تک کیوں نہیں کی گئی۔ مولوی صاحب! اول تو اس کی ضرورت نہ تھی۔ دوم۔ جیسے کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ آپ کو ایک حد تک حالات انگلستان سے ناواقفی ہے۔ وہاں کے اخبار اپنی بڑی حیثیت سمجھتے ہیں اور واقعہ میں ہے بھی۔

انگلستان کے اخبارات بہت کم تردید شائع کرتے ہیں { وہ عام طور پر کسی بات کی تردید کرنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں اور خلافِ وقار سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ تردید شائع نہیں کرتے۔

(۴) چونکہ عیسائیوں اور غیر احمدی و غیر مرزائیوں کی

بابت حضرت خلیفۂ ثانی اور آپ نے لکھ دیا وہ تو ہمعصر اہلحدیث اور الفضل کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کافی ہے اس سے مرزائی وثنائی وغیرہ خانز یکا پتہ نشان لگ جائیگا۔ مگر ہم پیغام صلح کو بھی اس جگہ فراموش نہیں کر سکتے وہ الفضل کے مسبوق الذکر کے خلاف آج تک ذیل کی عبارت میں شور مچا رہا ہے جس پر الفضل نے نازک حالت دیکھ کر سکوت اختیار کر لی پیغام صلح لکھتا ہے :-

"انفیڈل" کے معنے

حضرت امیر ایدہ اللہ نے اپنی سالانہ جلسہ کی تقریر میں بتا دیا تھا کہ ولایت کے اخباروں نے میاں محمود احمد صاحب کی طرف یہ منسوب کیا ہے کہ وہ عیسائیوں کو انفیڈل یعنے کافر نہیں سمجھتے جس کی تردید میاں صاحب کی طرف سے نہیں ہوئی۔ گو اُنہوں نے عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملائی۔

اس کے جواب میں الفضل میں ایک طویل الذیل مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ

یہ "انفیڈل" ایک انگریزی کا لفظ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے معنے باطنی کے ہوں۔ پس اگر حضرت عیسائیوں کو باطنی کہنے سے انکار کریں تو اس سے کونسا شریعت پر حرف آگیا۔

ہم راقم مضمون سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ "انفیڈل" کے معنے "باطنی" انگریزی کی کونسی ڈکشنری میں اُنہوں نے پڑھے ہیں۔ یا یہ۔ . . . . خلافت مآب کے اس فیضان صحبت کا نتیجہ ہے جس کے رو سے مجازہ ہو ظلِ حقیقت بن چکا ہے۔

بہتر ہوگا اگر اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے کہ کس ہوشمند نے جناب خلافت مآب کے سامنے عیسائیوں کو باطنی قرار دیا تھا۔ یا یہ پوچھا تھا کہ آیا وہ باطنی ہیں یا نہیں۔ کہ اُنہیں اس کی تردید کی ضرورت پیش آئی *

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آگے چلکر راقم مضمون نے یہ بھی بتایا ہے کہ انفیڈل کا لفظ یورپ میں گالی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک انفیڈل کے معنی ہیں ابدی جہنمی ابدی ملعون ازلی شقی۔ خدا سے ہمیشہ دُور اور اس کے رحم سے محروم اور خدا کو کبھی نہ پا سکنے والا۔" اس لئے خلافت مآب نے ان کے انفیڈل ہونے کی نفی کر کے دراصل ان باتوں کی نفی کی ہے۔

ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا مخلدین فیہا ابدا کا اشارہ عیسائیوں کے لئے نہیں! اور ایسا ہی مسلمانوں میں کیا کافر کا لفظ اس قسم کی گالی نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ ان کے نزدیک عیسائی انفیڈل کو سمجھتے ہیں کیا مسلمانوں کی مذہبی Mentality کافر کے لفظ کو اچھا سمجھتی ہے۔ اور ان کے نزدیک اس کے معنے عام طور پر ابدی جہنمی۔ ابدی ملعون۔ ازلی شقی۔ خدا سے ہمیشہ دور اور اس کے رحم سے محروم اور خدا کو کبھی نہ پا سکنے والا نہیں سمجھے جاتے! اگر یہ صحیح ہے اور کسی مسلمان کو کافر کہنا ایک خطرناک گالی سمجھا جاتا ہے تو ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ خلافت مآب مسلمانوں کو کیوں اس فیضانِ رحمت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا پرتو اور تو اور عیسائیوں پر بھی اُنہوں نے ڈالنا ضروری سمجھا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ اس قدر رواداری کا برتاؤ وہ ضروری سمجھتے ہیں کہ جس لفظ کو وہ گالی خیال کریں اس کو ان کی طرف منسوب کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اس قسم کی گالی دینا وہ ضروری اور جائز سمجھتے ہیں! کیا خلافت مآب کا کوئی حواری اس بے اصولا پن پر روشنی ڈالیگا۔

خلافت مآب کی جرأت

راقم مضمون نے یہ بتاتے ہوئے کہ خلافت مآب

کافر وغیرہ کہنے میں کس قدر جرأت رکھتے ہیں۔ ایک واقعہ لکھا ہے کہ۔

"زاہدہ پرل ایک مشہور پرانی نومسلم عورت ہے آپ کے خواجہ صاحب کے چھوٹے فرزند اسی کے ہاں پرورش اور تعلیم پاتے رہے ہیں۔ آپ کے تمام شہزادوں سے اس کو خوب تعلقات ہیں۔ اس نے حضرت اور آپ کے ہمراہیوں کو چائے کی دعوت دی۔ اس نے گھر بلا کر حضرت سے یہ سوال کیا کہ میں اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہوں۔ اور مجھے اس پر بڑا فخر ہے۔ میں خدا اور اس کے درمیان کسی کو وسیلہ نہیں سمجھتی۔ محمد رسول اللہ کو خدا کا نبی سمجھتی ہوں۔ قرآن کو الہامی کتاب سمجھتی ہوں لیکن میں نے ابھی تک آپ کے والد صاحب کو نہیں مانا۔ تو کیا آپ مجھے مسلمان سمجھتے ہیں۔ حضرت نے دوٹوک جواب دیا کہ **نہیں میں تم کو کافر سمجھتا ہوں۔ گو ممکن ہے کہ خدا کے حضور تم مسلمان ہو۔"**

حضرت کی اس جرأت کی ہم داد دیتے ہیں۔ فی الواقعہ ان کا یادگار ایسی ہی ہے کہ خواہ خدا کے حضور کوئی شخص مسلمان ہو ان کے حضور میں مسلمان نہیں قرار پا سکتا۔ یہ بارگاہ کوئی خدائی بارگاہ تھوڑی ہی ہے کہ کافر وہاں اگر مسلمان ہوں۔ وہاں تو مسلمانوں کو کافر بنایا جاتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ پیر صاحب تو اس نیک دل عورت کی میز پر بیٹھ کر اس کے منہ پر اسے کافر کہتے ہیں اور مرید اس کی غیر حاضری میں اسے "نومسلم" قرار دیتا ہو

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

غیر مذاہب کے مقابلہ میں لٹریچر

حضرت امیر ایدہ اللہ نے اپنی محولہ تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ اشداء علی الکفار کا تقاضا تو یہ تھا کہ سلطان القلم کا بیٹا قلم سے غیر مذاہب کا مقابلہ کرتا۔"

اس کے جواب میں راقم مضمون نے لکھا ہو کہ بھلا مولوی صاحب بتلائیے تو سہی کہ منصب خلافت۔ انوار خلافت، برکات خلافت، حقیقۃ الرؤیا ذکر الٰہی۔ تقدیر الٰہی۔ نجات۔ تحفۃ الملوک تحفہ شہزادہ ویلز۔ دعوت الامرا اور سینکڑوں ہزاروں لیکچر اور مضامین جو کہ مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئے۔ ان کے ہوتے ہوئے آپ کی ضمیر نے کس طرح ایسا کہنے کی اجازت دی ہے۔"

حیرت ہے کہ راقم مضمون کی ضمیر نے کس طرح ان ناموں کو غیر مذاہب کے بالمقابل لٹریچر کے طور پر گنوانے کی جرأت کی۔ کیا ان میں سے ایک بھی ایسی کتاب پیش کی جا سکتی ہے جس میں عیسائیوں یا آریوں کا رد ہو اور اسلام کی خوبیوں کا اظہار ہو ہاں ہم دور افتادگان راہ ضلالت کو اگر غیر مذاہب میں شمار کیا جا سکتا ہے اگر تحفۃ الملوک کے مخاطب کو غیر مذاہب کے ذیل میں لایا جا سکتا ہے تو البتہ خلافت مآب نے ان کتابوں کی تصنیف میں بہت بڑا کام کیا ہے۔

رہے سینکڑوں ہزاروں لیکچر وہ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کتب سے باہر کس جگہ شائع ہوئے۔ اور ان میں کون سے قلمی جواہر غیر مذاہب کے بالمقابل بکھیرے گئے ہیں۔

(۵) مدیر الفضل جس نے خلیفہ ثانی کے مصداق قول "پنار استی کی دھول اڑانے" کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے خصوصیت سے مندرجہ صدر حالات و مقالات پر غور کر فرما کر مرزائی و قتالی خنازیر کا سراغ لگالیوے۔ اگر اس پر بھی چشم بصیرت میں نور کی کمی ہو تو ذیل کی حدیث کی عینک لگا کر دیکھیے تو یقیناً آپ کو مرزائی و قتالی مجرب خنازیر نظر آجائیں گے جن سے آپ اور پیغام ان کے ساتھ حسب منشا سلوک کرتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے

لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی نعبد الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلثون کذابا کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

پادری عبد الحق صاحب کا خط

مکرمی جناب پادری صاحب۔ پچھلے ہفتہ کے نور افشاں میں یہ خبر پڑھ کر ایک گونہ تعجب ہوا کہ آپ کے احمدی دوستوں نے "تحقیق الاسلام" کے جواب کے لئے سرکار دولتمدار کا دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا ہے"۔ کیا یہ اس امر کا کھلا ثبوت نہیں ہے؟ کہ آپ کی کتاب کا جواب دینے سے احمدی جماعت واقعی عاجز آگئی ہے اور بلاشبہ آپ کے روز مرہ کے تقاضوں نے ہی انہیں آخرکار اس امر پر مجبور کیا ہے کہ وہ آپ کو اپنی علمی دلائل کے زور سے نہیں تو سرکار دولتمدار کی قانونی دھمکی دے کر ہی کسی طرح سے خاموش کرا دیں۔ ورنہ فی الحقیقت آپ کی کتاب تحقیق الاسلام ان تمام مناظرانہ کتابوں کی بہ نسبت جو عیسائیوں کے برخلاف بالخصوص احمدی مصنفین کی قلم سے لکھی جا چکی ہیں کہیں زیادہ مہذبانہ انداز کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ بلکہ ہم تو اس کی نرمی و ملائمت کے بارہ میں یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی مقدمہ احمدی اصحاب کی طرف سے آپ کی کتاب کے برخلاف دائر کیا جانا چاہئے تو یہ کہ آپ ایک مناظرانہ کتاب کو ایسے متین و مہذبانہ پیرایہ میں لکھنے کی غلطی کے مرتکب کیوں ہوئے؟

فی الواقعہ احمدی احباب کی یہ تازہ کوششیں آپ کی کتاب کے زبردست و مدلل ہونے کے حق میں تصدیقی مہر ہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ آپ کی یہ لاجواب کتاب ہر ایک مسیحی مبشر و خادم الدین کے پاس موجود ہو اور یوں احمدی جماعت کے لئے ہمیشہ بلائے بے درمان ثابت ہوتی رہے۔

آپ کا مخلص عبدالحق

آئینہ فتوحات احمدیہ

ہمیں تعلّی مرغوب ہے نہ خودستائی پسند۔ اسی وجہ سے آجتک جس قدر بھی احمدی علماء کے ہمارے ساتھ مناظرے ہوئے بہ استثنا ایک آدھ مرتبہ کے ہم نے کبھی اپنی قلم سے اُن میں کھڑت فتوحات کے پول کھولنے کی پروا نہیں کی۔ مگر اب چونکہ ہمارے مخالفوں کی شہ زوریاں اور غلط بیانیاں مبالغہ کی معمول حد سے تجاوز ہو کر مقام غلو تک پہنچ چکی ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب مدیر اہلحدیث کی تحریر مقتبسہ نور افشاں سے احمدی فتوحات کا یہ راز بھی منکشف ہو گیا ہے کہ ہماری خاموشی بہر کیف احمدی دماغوں میں بمنزلہ شکست فاش ہی متصوّر ہوتی ہے۔ ازیں جہت ہم نے بھی مرزائی فتوحات کی قلعی کھولنے اور اُن کے ہر سوانگ کی حقیقت و واقعیت بے نقاب کرنیکا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ پہلی قسط اسوقت ہدیۂ ناظرین ہے۔ باقی حسب ضرورت۔

نور افشاں مطبوعہ ۱۳ فروری کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مرزائی مسلّمات کی رُو سے عیسائی پادریوں کو مرزائی خنازیر قرار دینا کسی وجہ موجہہ کے ساتھ اقبالی ڈگری کا حکم رکھتا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں پیغام صلح کی ثنائی خنازیر والی سرخی کی وقعت بلا دلیل و حجت تحکم محض و نری ہرزہ سرائی سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور اسی طرح مدیر پیغام کا اہلحدیث کی معقول بات کا جواب باصواب نہ بن پڑنے پر بحالت بیچارگی عیسائیوں کی بہ نسبت "اپنے منہ میاں مٹھو" بننے کا الزام بھی سراسر نادرست بلکہ کفر صریح ہے۔ کفر تو اسوجہ سے کہ اُن کا عیسائیوں پر یہ بہتان باندھنا اس شہادت قرآنی کے منافی و نقیض ہے۔ لتجدن اقربھم مودۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ذالک بان منھم قسیسین ورھبانًا وانھم لا یستکبرون۔ اور نادرست اسلئے کہ آپ عیسائیوں کی غلط بیانی اور ناروا خودستائی ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ برعکس اس کے آپ کی احمدی پارٹیوں کی عادت مستمرہ بلکہ خاصہ غیر منفک ہے کہ مناظرہ میں شکست کھا کر اس برعکس نقیض کے قضایا مرتب کرنے لگ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہر حال اُن سے فتح کا استبدادی نعرہ سنتے سنتے ہم تو یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ لفظ فتح خالصۃً عیسائیوں کی طرح مرزائی جماعت میں بھی منقول شرعی کی حیثیت رکھتا ہے اور احمدیہ اخباروں میں یورپ و امریکہ کی فتوحات کے آثار کا حال بھی اسی کا موید ہے۔ کیونکہ اُن ملکوں میں احمدیہ دلائل کے اثر سے عامۃ الناس کے اسلام کی طرف آنے کے باوجود وہاں پر احمدی فتوحات کی کسی کو خبر تک نہیں ہوئی۔ بلکہ اب تک مبصرین کا یہی خیال ہے کہ اہل یورپ و امریکہ کا میلان و رجحان یا تو عیسائیت کی طرف ہے اور یا مادیت و دہریت کی جانب اور احمدی دلائل کے اثر کی حقیقت یہ کہ خود احمدی مبلغین ولایت جاکر کسی اور قسم کے اثر سے متاثر ہو گئے اور وہ بجائے احمدی اسلام کے کسی نئے اسلام کو نئے روپ میں پیش کرنے لگ گئے یا بالفاظ دیگر پرانی مشکوں میں نئی وائن بھر کر ولایتی معقول پسندوں کے سامنے کسی نئی حیثیت سے اسلام کو دکھانے لگ پڑے۔ یعنی اس اسلام کے جس کا پتہ خود خواجہ کمال الدین و مولوی صدر الدین صاحبان کی تحریر سے ملتا ہے کہ وہ ولایت کا عین "رشیلزم" ہے۔ دور کیوں جاتے ہو خود احمدی جماعت کے اندر ہی احمدی دلائل کا اثر معکوس ثابت ہوا اور تا ہنوز احمدی اسلام کی یہ بنیادی بات بھی غیر مدلل و مبہم ہی رہی۔ کہ کیا قادیانی مسیح کی نبوت حقیقی و واقعی تھی یا ظل و بروز کے اعتبار سے ہی حقیقی انبیاء پر فوقیت رکھنے کے مدعی بنائے گئے اور یہ وہ بالواسطہ ظلی و بروزی ہی کس جہت سے بلاواسطہ و حقیقی نبوت والوں پر سبقت باشرف لے گئے۔ گویا احمدی فلسفہ کی رو سے کسی نبی کی وساطت سے مستفیض ہونے کی بہ نسبت جناب باری سے براہ راست بلاواسطہ استفاضہ کمتر ہے اور طرفہ یہ کہ اگرچہ ہر حقیقی نبی کا منکر کافر مسلّم و منصوص ہے۔ مگر اس حقیقی انبیاء سے برتر و بہتر قادیانی مسیح کا منکر ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔ ایڈیٹر پیغام مدیر اہلحدیث سے بہ تحدی پوچھتے ہیں کہ آخر تم ہی بتاؤ کہ مسیحیت کا اثر آج مسلمانوں پر اس قسم کا ہے جیسے مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تھا۔ لیکن ہم اُن سے پوچھتے ہیں کہ جناب آپ ہی بتائیں۔ کہ خود مسیح موعود کے اسلام کا اثر آج مسلمانوں پر اس قسم کا ہے؟ اور تو اور اس ہندوستان میں ہی آپ کے مسیح موعود کی بعثت کے بعد مسلمانوں میں بدعتی فرقے کس زور و شور اور کس کثرت کے ساتھ نمودار ہو گئے۔ کیا یہ بھی مسیح موعود کے اعجازی کرشموں کا نتیجہ اور ان کے مسیحیت شکن دلائل کا اثر ہے؟ آپ ہمیں صاف صاف بتائیے کہ مسیح موعود نے کس زبان کے ساتھ اور کب مسیحیت پر ایسی امتیازی فتح حاصل کی؟ کہ جس کا امکان کسی دوسرے مسلم عالم کے لئے بغیر مسیحائی اعجاز کے اور طرح غیر متحقق ہو۔ آپ کی مسیحائی۔ اُن کی بعثت کی غرض

اور اسلام کی حفاظت مختصراً اسی شرط سے مشروط ہے۔ اور اس سے آپ کو انکار نہیں ہو سکتا کہ شرط اپنے مشروط پر بالطبع مقدم ہوتی ہے۔ (باقی باقی)

عبدالحق

رسالہ "بچہ" ۹ مارچ کو شائع ہوگا

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسالہ "بچہ" جو کہ ہر ماہ کی اخیری تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے اس بار غالباً ۷۔۸ یا ۹ مارچ تک شائع ہوگا۔ ہم حیران ہیں کہ اس تاریخ کی تبدیلی کا اندرونی راز کیا ہے۔

ساہوکارا بل

ساہوکارا بل کے خلاف جملہ ہندو صاحبان نے واویلا کیا ہے۔ پر ہم صدق دل سے ساہوکارا بل کی حمایت کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک مسلم مظلوم کی چٹھی پہنچی ہے۔ جس نے ایک سو روپیہ ایک زمیندار سے ایک روپیہ فی ماہ سیکڑا سود پر گیارہ سال ہوئے لیا تھا۔ آج تک سود ہی اتار نہیں سکا۔ اب اس غریب کا مکان قرق ہونے والا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک سو روپیہ کے قرض سے وہ غریب ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائیگا۔ ایسے ظلم کو روکنے کے لئے ہم گورنمنٹ سے بزور عرض کرتے ہیں کہ وہ پنجاب کے غربا پر مہربانی کرکے ساہوکارا بل کو فوراً منظور فرمائے تاکہ غریب غربا سود کی تلوار سے بچائے جائیں۔

پادری گارڈنر صاحب صبر

ایک عرصہ سے خاموش تھے۔ خدا کا شکر کہ آپ پھر بولے ہیں۔ سبب یہ تھا کہ آپ بیمار رہے۔ اب تک آپ کو پوری صحت حاصل نہیں ہوئی۔ معالجہ کے لئے الہ آباد میں تشریف فرما ہیں۔ تو بھی شکر کا مقام ہے کہ آپ اب بیماری کی سختی کو پیچھے چھوڑ کر صحت وتندرستی کے میدان میں پھر داخل ہو چکے ہیں۔ ہماری خدا سے دعا ہے کہ وہ اپنے خادم کو پوری صحت و شفا بخش کر ان کی خدمات سے اپنے نام کو زیادہ جلال دیوے۔ آمین۔

شاہ جارج کو انفلوئنزا ہو گیا

لنڈن ۱۶ فروری۔ شاہ جارج کو سردی لگ جانے کے باعث بخار ہو رہا ہے اور وہ چند دن تک کسی سے ملاقات نہ کر سکینگے۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملک معظم کو انفلوئنزا ہو گیا ہے اور کھانسی بھی ہے۔ (ہندے ماترم)

پیرس ۱۶ فروری۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جدہ کے گرد و نواح میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ وہابیوں کی فوج نے شہر پر کئی بم گرائے بھی یورپین قونصلوں کے آدمی زخمی ہو گئے۔ فرانسیسی قونصل کو کچھ ضرر نہیں پہنچا۔

قاہرہ ۱۷ فروری۔ جدہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ متواتر گولہ باری اہل شہر کی بربادی کا موجب ہو رہی ہے۔ اکثر باشندے چھپے ہوئے ہیں۔ زخمیوں اور مقتولوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ابھی شہر پر حملہ نہیں کیا گیا۔ لیکن صورت معاملات میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ (ر)

لنڈن ۱۶ فروری۔ دار العوام میں مسٹر وارڈ لا ملن نے کہا کہ تبدیلی اصلاحات کی جدوجہد کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر غور کرنے کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ مسٹر بالڈون نے جواب دیا کہ ایسٹر سے پہلے ہندوستان کے لئے ایک روز وقف کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ کیونکہ اس سے دیگر پبلک کاموں میں رکاوٹ پڑنے کا احتمال ہے۔ اور گورنمنٹ کی رائے ہے کہ ہندوستان میں اس تحریک کے متعلق کوئی بے چینی نہیں ہے (ر)

لنڈن ۱۷ فروری۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ کیپ ٹاؤن لکھتا ہے کہ یونین پارلیمنٹ میں مسودہ قانون امتیاز رنگ جنوبی افریقہ کا پہلا حصہ منظور کر لیا گیا۔ جنرل سمٹس کے مخالفوں نے بھی گورنمنٹ کے حق میں رائیں دیں اور ۸۴ رائیں حق میں اور ۴۲ مخالفت میں ہونے کے باعث پہلا حصہ منظور کر لیا گیا۔

فریق مخالف کے لیڈر نے کہا کہ ہم اس بل کے بنیادی اصول سے انکار نہیں کرتے۔ لیکن دوسرے حصہ پر اصولاً و معناً و معاً بحث ہوگی جنرل سمٹس نے بھی اس مسودہ قانون پر ایک تقریر کی کہ دوسرے حصہ کے پیش ہونے پر جنگ ہوگی (ر)

ضرورت

ایک مسیحی استانی ٹرینڈ جے۔ وی کی ضرورت ہے۔ اسکول کرسچن لڑکیوں کے لئے جماعت چوتھی تک ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد اور سرٹیفکیٹ اور تنخواہ مطلوب ذیل کے پتہ روانہ کریں۔

المشتہر

پادری اے۔ پی۔ چند ولعل

تفصیل بنک۔ شملہ

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

(۱۲) ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی ہیں سوتے ہیں۔ چولی مارگ والے پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں.... سب جمع ہوتی ہیں۔ اور سب لوگ مل جلکر گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں.... یہ پاپی ایسے کرموں کو نجات کے ذریعے مانتے اور علم وچار شرادت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں صفحہ ۳۹۳

(۱۳) صاحب عقل دیکھ لیں کہ وشنو ان کے پیرو۔ اور نار ان تینوں چور منڈلی ہیں یا نہیں۔ اگرچہ مت تناسخ کے معتقدوں میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اس مت میں رہ کر بالکل اچھا نہیں ہو سکتا۔"

(۱۴) اگر کسی نے بےعقل اور جماعت کی شکل نہ دیکھی ہو تو خاکی جی کا درشن کرے۔

(۱۵) یہ لوگ سوائے نشہ پینے۔ غفلت میں رہنے رہنے۔ کھانے۔ سونے۔ جھانج پیٹنے۔ گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے۔ دھونی جگار کھنے۔ نہانے دھونے سب طرفوں میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے۔ چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلائے لیکن ان خاکیوں (خاکی سادھوں) کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے کیونکہ اکثر وے شودروں کی اولاد ہوتے یا مزدور کسان کمہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ کر صرف خاک رماکر بیراگی خاکی وغیرہ بنجاتے ہیں۔ ان کو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو سکتی۔" ست پر صفحہ ۴۶۸ طبع اول

(۱۶) "سوال۔ کبیر پنتھی تو اچھے ہیں"

"جواب۔ نہیں"۔ صفحہ ۴۶۹ طبع اول۔

(۱۷) "یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا کو پشٹی مارگ کہتے ہیں۔ یعنی کھانے پینے ترو تازہ رہنے اور سب... عیش وعشرت یا..... کرنے کا پشٹی مارگ نام ہے۔" صفحہ ۴۸۰ طبع اول

(۱۸) "جیسی گوسائیں جی کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے۔ ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے۔" صفحہ ۴۸۲

(۱۹) لوگوں کے سامنے ان کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے۔ لیکن..... اور ان میں جو بزرگ ہوتے ہیں وے جب مرتے ہیں تب اُن کو پوشیدہ کوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ میں گئے۔

(۲۰) جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں اور مردے کا ترپن شرادھ ہوتے دیکھا تو ایک سخت خوفناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جین مت رائج ہوا۔ ست پر صفحہ ۴۶۵ طبع اول

سکھ مت کی نسبت دیانندی فتوے

(۱) ان (بابا نانک صاحب) کے پیچھے ان کے لڑکے سے اداسی سادھوؤں کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور رام داس وغیرہ نرملے سادھوؤں کا۔ کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ صفحہ ۴۷۲ طبع اول۔

(۲) سکھ بت پرستی تو نہیں کرتے۔ لیکن اس سے بڑھکر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے؟ کسی بے جان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اُس کی پرستش کرنی تمام بت پرستی ہے جیسے مورتی والوں نے اپنی دکان جما کر روزی کی صورت نکالی ہے۔ ویسے ان لوگوں نے بھی کر لی ہے۔ جیسے پوجاری لوگ بت کا درشن کراتے ہیں اور نذریں لیتے ہیں۔ ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ کی پرستش کرتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں۔" صفحہ ۴۷۳ طبع اول۔

ہندو بزرگوں کی بابت فتوے

(۱) کبیر صاحب بھگا تھا۔ باغیچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا اور آخر پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے وہی سچی ہو گئی۔ کوئی جلاہا کاشی میں رہتا تھا۔ اس کے بال بچے نہیں تھے۔ ایک دفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک ٹوکری میں پھولوں کے اندر اسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا وہ اس کو اُٹھا لے گیا۔ جب وہ بڑا ہوا تب جلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا۔ اُس نے اُس کی بےعزتی کی۔ کہا کہ ہم جلاہے کو نہیں پڑھاتے اس طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جلاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا..... خاصکر پنڈت شاستر ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا تب لوگوں نے اس کو سدھ بنا لیا۔" صفحہ ۴۶۹ طبع اول

(۲) رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا وہ کچھ پڑھا نہیں تھا ورنہ ایسی گپڑ چوتھ کیوں لکھتا۔" صفحہ ۴۷۵-۴۷۶ طبع اول

(۱) ایک شخص رام داس نامی ذات کا ڈھیڑ بڑا چالاک تھا۔ اس کی دو بیویاں تھیں وہ پہلے بہت دن تک اوگھڑ ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا۔ پھر وامی کونڈا پنتھی بنا۔ بعد ازاں رام دیو کا کامڑیا بنا اپنی بیویوں کے ساتھ گاتا تھا۔" صفحہ ۴۷۶۔

(باقی آئندہ) محان

ضرورت

شانتی نگر ضلع ملتان کے لئے ایک جے۔ وی اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو گاؤں کے سکول میں مدرس کا کام کریگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستیں روانہ کرنا چاہئے

ڈبلیو۔ ای۔ کارٹر
شانتی نگر۔ وایہ کھانیوال ضلع ملتان

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

سہارنپور کنونشن

من ابتدا ۶ مارچ ۱۹۲۵ء لغایت ۹ مارچ ۱۹۲۵ء

مضمون

گواہی دینے والی کلیسیا

خاص بولنے والے ہر صبح۔ پادری بھولو صاحب تلاوت کلام اللہ کرائینگے۔

۶ بجے مارچ ۱۹۲۵ء کی شام کو سادھو سندر سنگھ صاحب۔

۷و ۸ و ۹ مارچ ۱۹۲۵ء کی شام کو پادری عبد الحق صاحب۔ انگریزی عبادتیں ہر شام ڈاکٹر ایم۔ ایم براون صاحب کرائینگے۔

امسال بجائے جزوی اجلاس کے تلاوت کلام ہر روز کے لئے عہد انگا نہ کرایا جاویگا۔

موسم خوشگوار۔ انتظام خورد و نوش عمدہ ہوگا۔ خداوند کا قول ہے تو اپنا منہ کھول کہ میں اُسے بھر دونگا۔

دعا کرتے ہوئے آئے۔ انتظار کرتے ہوئے آئے کوشش کیجئے کہ آپ اکیلے نہ آویں۔ اپنے احباب وخاندان کو ساتھ لائے۔ خط وکتابت سکرٹری کنونشن سے کیجئے۔

امر داس ایم۔ ای مشن
بڑی لین۔ دہلی

ضرورت

جو لڑکیاں انگلش اور دیسی زبان میں مڈل تک تعلیمیافتہ ہو کر نرس ٹرینگ حاصل کیا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔

المشتہر

مس ایم۔ ایلین صاحبہ ایم ڈی فیروزپور شہر

پنجابی زبان کی کتابیں

رسالۂ یوسف۔ از سردار صادق۔ وارث شاہ کے قرآن یوسف کا قصہ پنجابی نظم میں صفحہ ۱۶ ۱ر ۲ پائی

خاص آیتیں۔ یعنی بائبل شریف کی ایک سو منتخب آیات مسیحی دین کی تعلیم کے لئے صفحہ ۲۶ - ۶ پائی

بھجن اور غزلیں مطبوعہ نیوں۔ پنجابی اور اُردو کی ۸۰ غزلیں اور گیت حتائی صفحہ ۸۰ - ۳ پائی

بھجن و غزلیں پنجابی اور اُردو مقبول عام غزلیں گیت اور ہندی بھجن صفحہ ۳۰ - ۶ پائی

لعاذر دا قصہ۔ پنجابی شعروں میں صفحہ ۲۵ ۹ پائی

موتیاں دی لڑی۔ یہ دیہاتی مسیحیوں میں اس قدر مقبول ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں ہر سال فروخت ہو جاتے ہیں۔

(۱) **جاناں بابے دی بیری** صفحہ ۱۷ - ۶ پائی

(۲) **ٹھاکر بولدے کیوں نہیں** صفحہ ۳۲ - ۶ پائی

(۳) **چھیٹر سپ** صفحہ ۲۱ - ۶ پائی

(۴) **موئے تہاڈے امام جاگے** صفحہ ۲۸ - ۶ پائی

(۵) **بھاگ بھری** صفحہ ۴۰ - ۶ پائی

(۶) **پرایا دھن۔** یعنی لڑکیوں کو روپیہ لیکر شادی میں دینا صفحہ ۲۸ - ۶ پائی

رومی کلیسیا دا حال۔ اس میں بطور سوال و جواب رومن کیتھولک کلیسیا کی غلطیاں بیان کی گئی ہیں صفحہ ۴۶ - ۱ر

سی حرفی واعظ۔ پنجاب میں سی حرفی کا رواج ہو مگر پادری واعظ صاحب کی یہ سی حرفی خالص مسیحی نظم ہے صفحہ ۲۴ - ۳ پائی۔

ملکہ آستر۔ یہ وارث شاہ کے وزن پر آستر کی کتاب کا پنجابی میں سلیس اور با محاورہ منظوم ترجمہ جسے مولینا نصیر اور واعظ جیسے شاعروں نے از حد پسند کیا ہے صفحہ ۳۲ ۳ر

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی او ردنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا او صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

بورڈنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

نرخ خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ۔ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا نرخ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز گنشا ۸ عہ سے ۱۰ عہ تک کرہ کو ذل عہ سے عہ تک دیگر حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند صاحب پروپرائٹر چھپا ✢